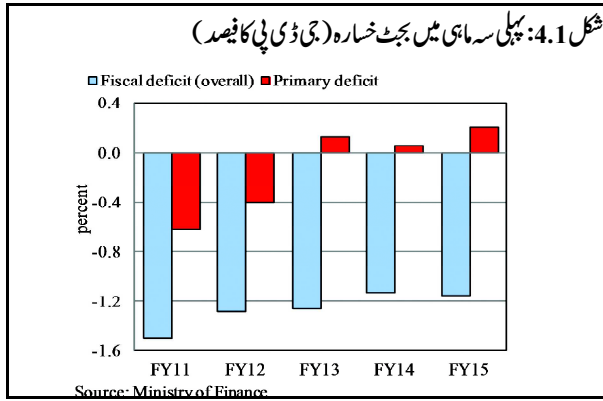


4 مالیاتی پالیسی و سرکاری قرضہ

4.1 عمومی جائزہ



مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے 1.1 فیصد سے معمولی اضافے کے ساتھ بڑھ کر جی ڈی پی کے 1.2 فیصد تک پہنچ گیا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر سودی ادائیگیوں کے بڑھنے سے ہوا، جو گزشتہ تین سہ ماہیوں کے دوران حکومت کی جانب سے مالی وسائل جمع کرنے میں پی آئی بیز کے بلند حجم اور ترجیح کی عکاسی کرتا ہے۔¹ باقی پہلوؤں سے مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں بنیادی توازن فاضل اور مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی سے کافی زیادہ ہے (شکل 4.1)۔

مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر سودی اخراجات میں نموصرف 5.2 فیصد تک محدود رہی، جو مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 28.4 فیصد تھی۔ محصولاتی لحاظ سے مجموعی محصولات میں نمو گر کر صرف 1.2 فیصد پر آگئی کیونکہ گزشتہ برس غیر ٹیکس وصولیوں میں اضافے کا باعث بننے والے یکبارگی عوامل اس سال دستیاب نہیں تھے (جدول 4.1)۔² ان وصولیوں کو منہا کر دیا جائے تو مجموعی محصولات کی نمو مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑھ کر 8.4 فیصد تک پہنچ جائے گی (مزید تفصیل کے لیے دیکھئے سیکشن 4.2)۔

حکومت کے مقامی کرنسی قرضوں کی عرصیت کے خا کے کو متوازن بنانے کے لیے بلند سودی ادائیگیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 15ء کے بجٹ میں اعلان کردہ مالیاتی یکجائی کا حصول دشوار ہوگا۔³ مزید برآں، حکومت گردش قرضے کا خاتمہ یا تصفیہ کرنے کے لیے جو اقدامات کرے گی، اس کے مالیاتی صورتحال پر اثرات مرتب ہوں گے۔ آخر میں، صوبائی فاضل سال کے مقررہ حکومتی اہداف سے ہم آہنگ معلوم نہیں ہوتے اور مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی کے 121.6 ارب روپے سے خاصی کمی کے بعد مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں صرف 157.7 ارب روپے رہ گئے۔⁴

1 حکومتی قرضے میں پی آئی بیز کے حصے میں اضافے (ٹی بلز کے مقابلے میں بلند شرح ہائے سود کے حامل) کے ساتھ مالی سال 15ء میں قرضوں کی واپسی کی لاگت میں اضافہ متوقع تھا۔ مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں پی آئی بیز کی سودی ادائیگیوں میں اضافہ سہ ماہی کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں پی آئی بیز کی سودی ادائیگیوں پر کمی سے زائد تھا (شکل 4.2)۔

2 مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یکبارگی غیر ٹیکس وصولیوں میں پی آئی بیز کے مارک اپ اور یونیورسل سروس فنڈز (یو ایس ایف) کے استعمال کی قوم شامل تھیں۔

3 مالی سال 15ء کے بجٹ میں تخمینہ لگا یا گیا تھا کہ مالیاتی خسارہ جو مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں جی ڈی پی کے 5.5 فیصد تھا، مالی سال 15ء میں کم ہو کر 4.9 فیصد پر آجائے گا۔

4 مالی سال 15ء کے لیے صوبائی مالیاتی فاضل کا ہدف 289.0 ارب روپے ہے جو مالی سال 14ء میں حاصل ہونے والے 149.5 ارب روپے کا تقریباً دوگنا ہے۔

جدول 4.1: مالیاتی سرگرمیوں کا خلاصہ					
ارب روپے					
فیصد نمو		اصل		بجٹ م 15ء	
پہلی سہ ماہی م 15ء	پہلی سہ ماہی م 14ء	پہلی سہ ماہی م 15ء	پہلی سہ ماہی م 14ء		
1.2	19.9	839.7	829.7	4,218	الف۔ مجموعی حاصل
11.7	23.2	626.9	560.9	3,344	نگس حاصل
-20.8	13.4	212.9	268.8	874	غیر نگیس حاصل
12.7	17.1	1,170.20	1,038.50	5,640	ب۔ مجموعی اخراجات
20.9	6.9	1,050.10	868.4	4,420	جاری ¹
					جس میں
31	-3.7	394.5	301.1	1,325	سودی ادائیگیاں
32.3	17.6	115.3	87.1	1,220	ترقیاتی
16.9	16.4	93	79.5	1,175	پی ایس ڈی پی
193.3	31.7	22.3	7.6		دیگر
		4.8	83		خالص قرض گاری
		6.4	78.1		ج۔ شماریاتی فرق
		-336.8	-286.9	-1,422	مالیاتی توازن (الف-ب-ج)
		336.8	286.9	1,422	مالکاری
		-13.5	-27.2	508	بیرونی ذرائع
		350.3	314.1	914	ملکی ذرائع
		139.9	198	228	بینک
		-39	352.8	0	اسٹیٹ بینک
		178.9	-154.8	228	کمرشل بینک
		210.4	116.1	686	غیر بینک
					جی ڈی پی کا فیصد
		-1.2	-1.1	-4.9	مجموعی مالیاتی توازن
		-0.7	-0.2	-0.7	مخصوصاتی توازن
		0.2	0.1	-0.3	بنیادی توازن
1 بشمول پنشنز، گرانٹس، زراعات اور عمومی حکومتی اخراجات					
ماخذ: وزارت خزانہ					

مالکاری کے لحاظ سے حکومت نے مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں 13.5 ارب روپے کی بیرونی رقوم واپس کیں جبکہ پورے سال کے لیے خالص بیرونی رقوم کی آمد کا ہدف 507.6 ارب روپے ہے۔⁵ ملکی مالکاری میں غیر بینک قرض گیری مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی کے 116.1 ارب

⁵ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 15ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران عالمی منڈی میں 1.0 ارب ڈالر مالیت کے صکوک جاری کرنے سے بیرونی مالکاری میں کچھ بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ حکومت رواں مالی سال کے دوران اے بی ایل، ایچ بی ایل اور نیشنل پاورٹنسرکشن کارپوریشن کی بے سرمایہ کاری کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔

روپے سے بڑھ کر مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں 210.4 ارب روپے تک پہنچ گئی جس کا سبب پی آئی بی کی تحویل میں اضافہ ہے۔⁶ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ حکومت نے مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کو 39.0 ارب روپے واپس (خالص معنوں میں) کیے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 352.8 ارب روپے کا قرضہ لیا گیا تھا۔

آخر ستمبر 2014ء تک پاکستان کا سرکاری قرضہ بڑھ کر 16.6 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا جبکہ مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کے سرکاری قرضوں میں 246.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں ہونے والے اضافے کا ایک چوتھائی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ حکومت نے بیشتر رقوم وسط تا طویل مدتی پی آئی بی سے حاصل کی ہیں جن سے ملکی قرضے کی عرصیت کے خاکے میں بہتری آگئی (تفصیل کے لیے دیکھیں سیکشن 4.5)۔

4.2 محصولات

مجموعی حاصل میں صرف 1.2 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 19.9 فیصد تھا۔⁷ یہ سست روی ٹیکس و غیر ٹیکس حاصل دونوں میں نمایاں تھی۔ غیر ٹیکس حاصل میں کمی متوقع تھی (کیونکہ اسے مالی سال 14ء کے دوران متعدد یکبارگی رقوم کی آمد سے فائدہ پہنچا تھا) لیکن ٹیکس حاصل میں بجٹ اہداف کے مطابق نمو نہیں ہو سکی۔⁸ مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکسوں کی وصولی میں 11.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ پورے مالی سال 15ء کے لیے 26.9 فیصد کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ نمو مالی سال 14ء کی نمو کا صرف نصف ہے۔ صوبائی اور دیگر ٹیکسوں کے معاملے میں اس کا اہم سبب اساسی اثر تھا۔⁹

ٹیکس محاصل

ایف بی آر کے ٹیکس، جو ٹیکسوں کی مجموعی وصولی (وفاقی و صوبائی) کے 85 فیصد سے زائد ہیں، ان میں ہدف کے مطابق تیزی نہیں آسکی۔ ایف بی آر نے سال کے دوران ٹیکسوں کی وصولی میں 24.0 فیصد نمو کا ہدف مقرر کیا تھا۔ تاہم، مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولی بلند اساسی عدد پر 13.1 فیصد نمو کو ظاہر کرتی ہے جبکہ مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 15.6 فیصد نمو ہوئی تھی (جدول 4.2)۔ اس سے ایف بی آر کے لیے سخت دشواریاں پیدا ہوں گی کیونکہ اسے سال کا ہدف حاصل کرنے کے لیے بقیہ تین سہ ماہیوں میں 26.4 فیصد نمو حاصل کرنا ہوگی۔¹⁰ اسے مد نظر رکھتے ہوئے مطلوبہ نمو اسی مدت کے لیے گذشتہ پانچ برسوں کی سالانہ اوسط سے تقریباً 10 فیصدی درجے زیادہ ہے۔¹¹

6 پی آئی بی اور پی بلز کی شرح ہائے سود کے درمیان تفاوت میں اضافے کے باعث بینکوں و غیر بینک مالی اداروں دونوں نے مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی سے اپنی پی آئی بی کی تحویل میں اضافہ کر دیا۔

7 اگر غیر ٹیکس محصولات میں یکبارگی رقوم کی آمد کے اثر کی مطابقت کی جائے تو مجموعی حاصل میں نمو 1.2 فیصد کے بجائے بڑھ کر 8.4 فیصد تک پہنچ جائے گی۔

8 مالی سال 15ء کے بجٹ میں غیر ٹیکس محصولات کا ہدف 874 ارب روپے تھا جبکہ گذشتہ برس اصل وصولی 1,002.4 ارب روپے رہی تھی۔

9 دیگر ٹیکسوں میں جی آئی ڈی سی اور گیس ڈولپمنٹ سرچارج بھی شامل ہیں، قبل ازیں وزارت خزانہ کی جانب سے جن کی درجہ بندی غیر ٹیکس محصولات میں کی گئی ہے۔

10 پیٹرولیم مصنوعات کی گرتی ہوئی قیمتیں بلز ٹیکس اور کسٹمز ڈیوٹیز کی وصولی کے اہداف کے حصول میں ایف بی آر کے لیے اہم رکاوٹ ثابت ہو سکتی ہیں۔

11 گذشتہ پانچ برسوں کے دوران اکتوبر تا جون کی مدت میں ٹیکس وصولی میں اوسط سال بسال نمو 17 فیصد رہی ہے۔

جدول 4.2: ایف بی آر ٹیکس وصولی					
ارب روپے					
فیصد نمو		اصل		بجٹ م 15ء	
پہلی سہ ماہی م 15ء	پہلی سہ ماہی م 14ء	پہلی سہ ماہی م 15ء	پہلی سہ ماہی م 14ء		
17.3	16.5	189.7	161.7	1,149	بالواسطہ
11	15.2	348.1	313.6	1,661	بالواسطہ
23.1	0.2	64.5	52.4	284	کسٹم
9.5	19.5	258.2	235.8	1,206	سیلز ٹیکس
0	12.9	25.4	25.4	171	وفاقی ایکسائز
13.1	15.6	537.8	475.3	2,810	مجموعی ٹیکس
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو					

اگرچہ ایف بی آر نے ٹیکسوں کی وصولی بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں (دیکھئے باکس 4.1) لیکن یہ ماخذ سے کٹوتی اور/یا ٹیکس شرحوں میں اضافے پر مبنی ہیں۔ ماضی کے تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے اقدامات سے ملک کو ٹیکس اور جی ڈی پی کا تناسب بڑھانے میں محدود کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ہماری رائے ہے کہ پاکستان کے ٹیکس کاری نظام میں بہتری معیشت کی دستاویزیت کی سطح میں اضافے، ٹیکسوں کے طریقہ کار کو سادہ بنانے اور ان پر مؤثر عملدرآمد سے لائی جاسکتی ہے۔

باکس 4.1: مالی سال 15ء کے بجٹ میں ٹیکس کاری کے اقدامات
ٹیکسوں کے دائرے میں توسیع کے لیے آئٹم ٹیکس گوشوارے جمع کرنے والوں اور جمع نہ کرنے والوں کے درمیان فرق واضح کیا گیا اور مؤخر الذکر کے لیے ود ہولڈنگ ٹیکس کی بلند شرحوں کی تجویز دی گئی۔ بعض مخصوص اقدامات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

بالواسطہ ٹیکس:

- 1 کپنٹل گین ٹیکس (سی جی ٹی): 12 مہینوں تک زیر تحویل تسکات کے لیے 12.5 فیصد اور 12 تا 24 مہینوں کی مدت کے لیے زیر تحویل تسکات پر 10 فیصد کا کپنٹل گین ٹیکس مقرر کیا گیا۔ جبکہ 24 مہینوں سے زائد زیر تحویل تسکات کو سی جی ٹی سے استثناء حاصل ہوگا۔
- 2 ایڈوائس انکم ٹیکس: متعدد سودوں/کاروباری اداروں کو ایڈوائس ٹیکس کے دائرے میں شامل کیا گیا جیسے (i) اگر مسافر نے انکم ٹیکس جمع کر لیا ہے تو فرسٹ اور بزنس کلاس کی ایئر لائن ٹکٹوں پر 3 فیصد ٹیکس اور جمع نہ کرانے والے پر 6 فیصد (ii) جمع کرانے والوں کے لیے غیر منقولہ جائیداد (20 لاکھ روپے سے زائد قدر کی حالت) کی خریداری پر 1 فیصد ٹیکس اور جمع نہ کرانے والوں کے لیے 2 فیصد (iii) بجلی کے گھر یلو صارفین کے لیے 100,000 روپے ماہانہ سے زائد کے بجلی کے بل پر مطابقت کے قابل 7.5 فیصد کی شرح سے ٹیکس (iv) شرح سود آمدنی اور منافع منقسمہ پر ایک قابل مطابقت 5 فیصد ٹیکس ایسے افراد پر نافذ کیا گیا جو ٹیکس گوشوارے جمع نہیں کراتے۔
- 3 ٹیکس نظام کی خامیوں کا خاتمہ: آمدنی کے مختلف طبقات پر ٹیکس نظام میں موجود خامیوں کی وجہ سے ٹیکس عائد نہیں کیا جاسکتا۔ کمپنیوں کی جانب سے بونس حصص اور میوچل فنڈز و مضاربہ کمپنیوں کی بونس اکائیاں منافع منقسمہ سے مختلف تھیں۔ اس بے قاعدگی کو درست کر لیا گیا۔
- 4 خدمات کے لیے ٹیکس کی شرحیں: مالی سال 15ء کے بجٹ میں کارپوریٹ خدمات پر ٹیکس کی شرح بڑھا کر 8 فیصد اور دیگر پر 10 فیصد کر دی گئی۔
- 5 ٹیکس شرحوں میں کمی: مالی سال 15ء کے بجٹ میں بعض کسٹمز میں ٹیکسوں کی شرحوں میں کمی بھی تجویز کی گئی ہے جیسے (i) ٹیلی مواصلاتی خدمات کے لیے ان صوبوں سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی) واپس لے لی گئی جو ٹیلی کام خدمات پر جی ایس ٹی نافذ کر چکے ہیں۔ مزید برآں، ٹیلی فون خدمات پر ود ہولڈنگ ٹیکس 15 فیصد سے کم کر کے 14 فیصد کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا (ii) شادیوں و تقریبات پر ود ہولڈنگ ٹیکس 10 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کر دیا گیا (iii) شیا سازی ہتھیرات اور مکانات کے شعبوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے کے لیے نئی سرمایہ کاری پر کارپوریٹ ٹیکس کم کر کے 20 فیصد کر دیا گیا (iv) کاروباری برادری کے مطالبے پر کارپوریٹ ٹیکس ایک فیصدی درجے کم کر کے 33 فیصد کر دیا گیا اور (v) انکم سپورٹ لیوی جسے گزشتہ برس کے بجٹ میں نافذ کیا گیا تھا، اسے واپس لے لیا گیا۔
- 6 ٹیکسوں کے دائرے میں توسیع کے لیے کمرشل و صنعتی بجلی و گیس کے کنکشن حاصل کرنے والوں کے لیے این ٹی این کا حصول لازمی شرط قرار دے دیا گیا۔

سیلز ٹیکس اور ایف ای ڈی

- 1 خردہ سطح پر سیلز ٹیکس کے لیے کاروباری اداروں کی درجہ بندی دو سطحوں میں کی گئی: پہلی سطح ان خردہ فروشوں پر مشتمل ہے جو قومی و بین الاقوامی چین اسٹورز کے حصے کے طور پر کام کرتے ہیں، ایگزیکٹو شاپنگ پلازوں میں کاروبار کرتے ہیں، جن کے پاس کریڈٹ و ڈیبٹ کارڈز کی مشینیں ہیں، یا جن کے مابینہ جلی کے بل 50,000 روپے سے زائد ہیں؛ جبکہ دیگر تمام خردہ فروش دوسری سطح میں شامل ہیں۔ پہلی سطح کے خردہ فروشوں کے لیے معمول کے نظام کے تحت سیلز ٹیکس کی ادائیگی اور نقد رجسٹر رکھنا ضروری ہوگا۔ دوسری قسم کے خردہ فروشوں پر 20,000 روپے مابینہ سے کم بجلی کا بل دینے والوں کے لیے بجلی کے بل کے ذریعے 5 فیصد کی شرح سے سیلز ٹیکس کی ادائیگی کا ایک سادہ طریقہ کار متعارف کرایا گیا ہے؛ جبکہ زائد بل دینے والوں کے لیے 7.5 فیصد کی شرح مقرر کی گئی ہے۔
- 2 فولاد کے شعبے پر سیلز ٹیکس بڑھانے کی معین شرح کو 4 روپے فی یونٹ سے بڑھا کر 7 روپے فی یونٹ کر دیا گیا۔
- 3 مقامی طور پر تیار کردہ مگر بیٹوں پر ایف ای ڈی کو بڑھا دیا گیا۔

کسٹم ڈیوٹی:

- 1 زیادہ سے زیادہ شرح کو 30 فیصد سے کم کر کے 25 فیصد کر دیا گیا تاکہ مدارج کی تعداد کو کم کر کے 6 کر دیا گیا۔
 - 2 فی الوقت، 40 فیصد درآمدات کو کسٹم ڈیوٹی سے مکمل طور پر استثناء حاصل ہے۔ ٹیرف میں ساختی خامیوں کو دور کرنے اور جانچ و دستاویزیت کو بہتر بنانے کے لیے ٹیرف میں صفر فیصد درجے کی جگہ ایک فیصد کر دیا گیا۔ تاہم، سماجی لحاظ سے حساس اجزاء جیسے پیٹرولیم مصنوعات، کھاد اور تمام غذائی اجزاء وغیرہ پر شرح 0 فیصد رکھی گئی، ایکٹ کے نئے شیڈول میں شمولیت کے ذریعے۔
 - 3 زرعی شعبے کو فروغ دینے اور سرنگ کاشت کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے مالی سال 15ء کے بجٹ میں پلاسٹک غلاف اور پمپ قلم، کبیڑے مار جالی اور سایہ دار جالی کی درآمد پر ڈیوٹی ختم کر دی گئی۔
- ماخذ: وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر مالی سال 15ء۔

غیر ٹیکس محاصل

یکبارگی رقوم کی آمد کے سبب مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں غیر ٹیکس محاصل غیر معمولی حد تک بلند سطح پر تھے (یعنی یونیورسل سروس فنڈ، اور گردش قرضے کے تصفیہ کی مد میں حاصل ہونے والا مارک اپ۔ جدول 4.3)۔ مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں ایسی رقوم کی آمد کی غیر موجودگی میں غیر ٹیکس محاصل میں کمی آگئی۔ سہ ماہی کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ سے کچھ اعانت ملی تھی جو بنیادی طور پر افغانستان میں نیٹو فوجیوں کو پاکستان کی جانب سے فراہم کردہ نقل و حمل میں اعانت کے عوض رقوم کی ادائیگی ہے۔¹²

4.3 اخراجات

مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافے کے باعث وفاقی اخراجات دباؤ کا شکار رہے۔ مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے مجموعی غیر سودی اخراجات میں سال بسال بنیادوں پر صرف 5.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ سودی اخراجات میں 31.0 فیصد نمو ہوئی (جدول 4.4)۔

مجموعی اخراجات میں ہونے والا تقریباً 70 فیصد اضافہ صرف ملکی سودی ادائیگیوں کا نتیجہ تھا۔ اس اضافے کی توقع تھی کیونکہ ملکی قرض کی عرصیت کا خاکہ گذشتہ تین سہ ماہیوں میں مہنگے طویل مدتی حکومتی بانڈز کی سمت منتقل ہو رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں جولائی 2014ء کے دوران پی آئی بی کی سودی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافہ ہوا، جب ششماہی کو پن کی ادائیگیوں میں کمی واقع ہو گئی تھی (شکل 4.2)۔ درحقیقت، پی آئی بی کی واپسی میں اضافے نے مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹی بلز پر سودی ادائیگیوں میں کمی کا اثر بالکل زائل کر دیا تھا۔

¹² حکومت کو 27 اگست 2014ء تک سی ایف کی مد میں 371.4 ملین ڈالر اور 30 ستمبر 2014ء تک 363.8 ملین ڈالر موصول ہوئے تھے۔

مالی سال 2015ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

جدول 4.3: غیر ٹیکس حاصل					
ارب روپے					
میزان مئی 15ء	اصل		مطلق تبدیلی		
(پورا سال)	پہلی سہ ماہی مئی 14ء	پہلی سہ ماہی مئی 15ء	پہلی سہ ماہی مئی 14ء	پہلی سہ ماہی مئی 15ء	
26	56.8	0.9	55.9	-56	مارک اپ (پی ایس ایز و دیگر) ¹
82	3.7	10.9	-11.3	7.1	منافع منقسمہ
270	80	67.5	30	-12.5	اسٹیٹ بینک کا منافع
140	2	77.3	-105.3	75.4	دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)
81	19.2	20	4.3	0.8	تیل و گیس پر راکٹائزر
20	4	2.7	0.8	-1.3	پاسپورٹ و دیگر فیس
20	3.9	2.3	0.7	-1.6	خام تیل پر برقرار رعایت
17	3.8	5.3	-0.7	1.6	خام تیل پر وڈن فال لیوی
35	10.1	8	10.1	-2.1	بیرونی گرانٹس
125	74.6	5.5	69.6	-69	دیگر وفاقی ²
--	67.6	--	--	--	جس میں یونیورسل سروس فنڈ
58	10.7	12.4	-13.7	1.7	صوبائی
874	268.8	212.9	40.5	-55.9	مجموعی غیر ٹیکس حاصل
					یادداشتی ³
	124.3	75.4			یکبارگی قوم کی آمد
	144.5	137.5	21.9	-7	غیر ٹیکس حاصل (علاوہ یکبارگی)
1 مئی 14ء کی پہلی سہ ماہی کے مارک اپ میں پی ایس ایز (این ٹی ڈی سی، اٹاک انرجی کمیشن اور واپڈا) سے وفاقی حکومت کو قابل ادا ملنے والی 56 ارب روپے کی بازیابی شامل ہے۔ یہ رقم گردش کرنے کے تصفیے کے غیر نقد جز کا ایک حصہ ہے جو کہ جولائی 2013ء میں انجام پایا تھا۔					
2 مالی سال 15ء کے بجٹ میں 3 جی/4 جی آپٹیکل فائبر کے بقیہ لائسنسوں کی نیلامی سے 56 ارب روپے کی وصولی کو شامل کیا گیا ہے۔					
3 ہم نے مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی سے پی ایس ایز اور یونیورسل سروس فنڈ پر مارک اپ کے باعث قوم کی آمد کو خارج کیا ہے: جبکہ مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی سے اتحادی سپورٹ فنڈ کو جس کا مقصد اعداد و شمار کا تقابل ہے۔					
ماخذ: وزارت خزانہ					

وفاقی حکومت کے اخراجات میں دوسرا بڑا حصہ دفاع کا ہے جس میں مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 12.4 فیصد کا اضافہ ہوا۔ یہ رواں سال کے وفاقی بجٹ سے بڑی حد تک ہم آہنگ تھا جس میں اس زمرے میں 11.2 فیصد نمو کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔¹³

تاہم، صحت و تعلیم پر وفاقی حکومت کے اخراجات مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی کے 14.0 ارب روپے سے گزر کر مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں 12.7 ارب روپے رہ گئے۔ صحت و تعلیم سے متعلق بیشتر سرگرمیاں صوبائی حکومتوں کو منتقل کر دی گئی ہیں لیکن وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں ابھی تک کچھ خدمات شامل ہیں جیسے اعلیٰ تعلیم، قومی پیشہ ورانہ تکنیکی تربیت اور متعدد بڑے اسپتال)۔

¹³ وسط ستمبر 2014ء تک وزارت خزانہ نے آپریشن ضرب عضب کے لیے 33 ارب روپے جاری کیے تھے جس میں اندرونی بے گھر افراد کے لیے درکار فنڈز بھی شامل ہیں۔

مالیاتی پالیسی و سرکاری قرضہ

جدول 4.4: مالیاتی اخراجات (مجموعی) کا تجزیہ۔ پہلی سہ ماہی				
ارب روپے				
فیصد نمو				
م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	
12.7	17.1	1,170.2	1,038.5	مجموعی اخراجات
20.9	6.9	1,050.1	868.4	جاری
20.7	4.9	772.1	639.5	وفاقی
31	-3.7	394.5	301.1	سودی ادائیگیاں
31.3	-4.4	375.9	286.3	ملکی
24.8	11.1	18.6	14.9	بیرونی
8.8	6.3	39.7	36.4	پنشن
26.3	7.2	52.8	41.8	سگریٹس
12.4	24.7	164.6	146.5	دفاع
16.3	19.4	21.3	18.3	امن عام و تحفظ
-9.6	19.7	12.7	14	صحت و تعلیم
6.5	2.8	86.7	81.4	دیگر
21.5	12.9	278	228.8	صوبائی
32.3	17.6	115.3	87.1	ترقیاتی
16.9	16.4	93	79.5	سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام
-11.9	48.2	39.6	44.9	وفاقی
54.4	-9	53.4	34.6	صوبائی
193.3	31.7	22.3	7.6	دیگر ترقیاتی اخراجات
-94.2	--	4.8	83	خالص قرض گاری
یادداشتی				
غیر سودی اخراجات				
5.2	28.4	775.7	737.4	کل۔ مجموعی
-3.8	36.6	468.6	486.9	کل۔ وفاقی
9.8	12.9	385	350.6	جاری۔ وفاقی
ماخذ: وزارت خزانہ				

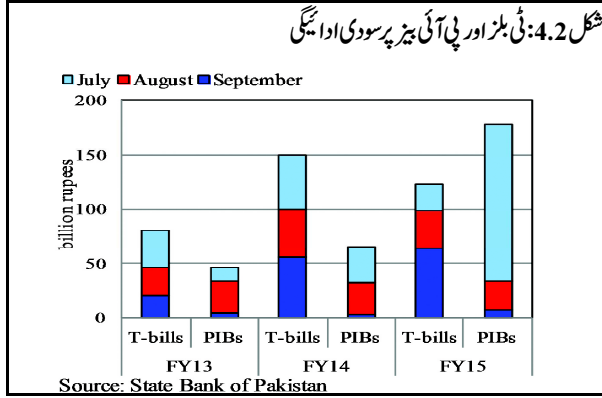
صوبوں کی جانب سے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) پر بلند اخراجات اور وفاقی حکومت کی جانب سے دیگر اخراجات (بشمول بینظیر انکم سپورٹ پروگرام) میں تیزی سے اضافے کے باعث ترقیاتی اخراجات بڑھ گئے۔

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے، مالی سال 15ء میں صوبوں کے لیے مجموعی طور پر 289.0 ارب روپے کا فاضل ظاہر کرنا ضروری ہے، جو کہ مالی سال 14ء کے مقابلے میں تقریباً دوگنا ہے۔ تاہم، مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں صوبوں کی جانب سے ظاہر کردہ اصل فاضل 57.7 ارب روپے ہے جو مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی کے نصف سے بھی کم ہے۔ اس کی کاسبب جاری اخراجات ہیں جن میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں سہ ماہی کے دوران خاصی بلند نمو ہوئی ہے (جدول 4.5)۔ علاوہ ازیں، صوبوں نے اپنے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے اخراجات میں اضافہ کر دیا۔ محصولاتی لحاظ سے قابل تقسیم پول سے منتقلیاں گذشتہ برس کی نسبت کم تھیں جبکہ صوبائی حکومت کی کوششوں کے باوجود ٹیکس وصولیوں میں صرف معمولی اضافہ کیا جا سکا۔

پنجاب میں سہ ماہی کے دوران¹⁴ بلند جاری اخراجات کا ایک جزوی سبب ستمبر 2014ء کے سیلاب کے نقصانات ہیں جبکہ انفراسٹرکچر و سماجی شعبے کی ترقی کے اخراجات کی وجہ سے ترقیاتی اخراجات بھی گئے ہو گئے تھے۔ انفراسٹرکچر کی ترقی کے منصوبوں میں سڑکوں کی تعمیر، توانائی اور شہری ترقی شامل ہیں جبکہ سماجی شعبے کی ترقی کے مجموعی اخراجات کا بڑا حصہ صحت و تعلیم پر صرف کیا گیا۔

¹⁴ پنجاب حکومت کے مطابق حالیہ سیلاب سے ابتدائی نقصان کی لاگت کا تخمینہ 15.1 ارب روپے لگا یا گیا ہے۔ (ماخذ: بعد از سیلاب سرکاری انفراسٹرکچر کی بحالی <http://www.pndpunjab.gov.pk/downloads>)۔



سندھ کے مجموعی اخراجات میں سب سے بڑا حصہ تھر کے کوئلے پر صرف کا ہے۔ اس کے علاوہ صحت سے متعلق اور پینے کے پانی کے مراکز کی تعمیر جیسے خصوصی اقدامات پر اخراجات، ترقیاتی مصارف میں اضافے کا باعث بنے۔

خیبر پختونخوا حکومت نے بنیادی غذائی اجزاء پر زر اعانت کی فراہمی کے ذریعے غریبوں کی اعانت کا پروگرام شروع کیا ہے، جو اس کے جاری اخراجات میں انتہائی بلند نمونہ کو ظاہر کرتا ہے۔

جدول 4.5: صوبائی مالیاتی سرگرمیاں					
ارب روپے					
بلوچستان	خیبر پختونخوا	سندھ	پنجاب	تمام صوبے	
					پہلی سہ ماہی، مئی 15ء
40.7	63.6	104.9	183.5	392.7	مجموعی حاصل
34.5	52.3	79.2	145.3	311.3	وفاقی حاصل میں حصہ
0.3	3.0	17.5	23.9	44.7	لگنس
0.6	4.7	1.7	5.4	12.4	غیر لگنس
5.3	3.6	6.5	8.9	24.3	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
29.1	59.9	95.0	150.9	335.0	مجموعی اخراجات
26.8	52.7	81.9	120.3	281.5	جاری
2.3	7.3	13.2	30.6	53.4	ترقیاتی
11.6	3.6	9.8	32.6	57.7	مجموعی توازن
					پہلی سہ ماہی، مئی 14ء
47.3	62.7	113.8	164.6	388.4	مجموعی حاصل
41.8	51.5	93.0	136.4	322.7	وفاقی حاصل میں حصہ
0.3	2.3	17.0	22.5	42.1	لگنس
1.2	3.2	0.9	5.5	10.7	غیر لگنس
4.0	5.8	3.0	0.1	12.9	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
23.9	44.9	80.7	117.3	266.8	مجموعی اخراجات
22.5	38.3	69.3	102.1	232.2	جاری
1.4	6.6	11.5	15.1	34.6	ترقیاتی
23.4	17.8	33.1	47.3	121.6	مجموعی توازن
ماخذ: وزارت خزانہ					

4.5 سرکاری قرضہ¹⁵

مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 264.7 ارب روپے کے اضافے سے پاکستان کا سرکاری قرضہ آخر ستمبر 2014ء تک بڑھ کر 16.6 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا (جدول 4.6)۔ اچھی خبر یہ ہے کہ سرکاری قرضوں میں اضافہ مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں ہونے والے اضافے کا تقریباً ایک چوتھائی ہے۔ مزید برآں، اس اضافے کا اہم محرک ملکی ذرائع سے حکومتی قرض گیزی تھی۔ آخر میں، مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں پاکستانی قرضے کی عرصیت کے خاکہ میں بہتری آئی ہے کیونکہ حکومت وسط تا طویل مدتی پی آئی بیز کے ذریعے زیادہ رقم جمع کرنے میں کامیاب رہی تھی۔

جدول 4.6: قرضے کا بوجھ							
ارب روپے							
مطلق تبدیلی				ذخائر			
پہلی سہ ماہی م س 15ء	چوتھی سہ ماہی م س 14ء	تیسری سہ ماہی م س 14ء	دوسری سہ ماہی م س 14ء	پہلی سہ ماہی م س 14ء	ستمبر 14ء	جون 14ء	
246.7	438.9	277.9	-23.1	1,052.7	16,567.8	16,321.0	سرکاری قرضہ
189.4	87.1	592.3	72.7	634.0	11,096.4	10,907.0	سرکاری ملکی قرضہ
57.3	351.8	-314.5	-95.8	418.7	5,471.3	5,414.0	سرکاری بیرونی قرضہ
48.4	417.9	-264.4	-34.3	361.1	4,839.8	4,791.3	حکومتی بیرونی قرضہ
1.7	-58.2	-22.7	-61.9	6.5	300.1	298.4	آئی ایم ایف سے قرضہ
7.2	-7.9	-27.3	0.4	51.1	331.5	324.2	بیرونی واجبات
ماخذ: بینک دولت پاکستان							

مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارے میں سال بسال اضافے کے باوجود ملکی قرضوں کے حجم میں اضافہ ملکی ذرائع سے میزانی قرض گیری کے مقابلے میں کم تھا۔¹⁶ اس ظاہری بے ربطی کا سبب مرکزی بینک کے پاس رکھی گئی حکومتی امانتوں کا بھاری مقدار میں نکلوا جانا ہے (جدول 4.7)۔

ملکی قرضہ

189.4 ارب روپے کے خالص اضافے کے بعد آخر ستمبر 2014ء تک ملکی قرضے کا واجب الادا حجم بڑھ کر 11.1 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ یہ

¹⁵ سرکاری قرض اور جی ڈی پی کا تناسب اسٹیٹ بینک کے ڈیٹا پر مبنی ہے، جو وزارت خزانہ کے دیے گئے اعداد و شمار سے کچھ مختلف ہے۔ قرضہ جاتی اعداد و شمار میں فرق کا سبب دو ذرائع کی جانب سے بتائے گئے سرکاری قرضے کے مختلف اعداد و شمار ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے سرکاری قرضے کے اعداد و شمار کے اجزاء ہیں: (i) حکومت کا ملکی قرض (ii) حکومت کا بیرونی قرض (iii) آئی ایم ایف کے قرضے اور (iv) بیرونی واجبات۔ وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک دونوں ملکی سرکاری قرض کی یکساں تعریف اختیار کرتے ہیں لیکن وزارت خزانہ کی جانب سے مرتب کردہ بیرونی قرض کی کوریج اسٹیٹ بینک سے مختلف ہوتی ہے۔ خصوصاً وزارت خزانہ جو اعداد و شمار مرتب کرتا ہے اس میں قلیل مدتی قرضوں، تجویزی قرضوں اور بیرونی واجبات کو اپنے بیرونی سرکاری قرض میں شامل نہیں کیا جاتا (دیکھئے رپورٹ کے آخر میں اعداد و شمار کی توضیح)۔

¹⁶ اگرچہ قرض میں تبدیلی کو ایک دی گئی مدت میں بجٹ خسارے کے حجم کے مساوی ہونا چاہئے لیکن عملی طور پر صورتحال مختلف ہے کیونکہ (i) شرح مبادلہ کی حرکت پذیری بیرونی قرض کی پاکستانی روپے میں قدر پر خاصا اثر ڈالتی ہے، خسارے کی مالکاری کے مضبوط مضمرات کے بغیر اور (ii) حکومتی امانتوں میں تبدیلیاں ملکی ذرائع سے حکومتی قرض گیری پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہیں، ملکی قرضے کو متاثر کیے بغیر۔

جدول 4.7: حکومت کے ملکی قرضوں میں مطلق تبدیلی		
ارب روپے		
پہلی سہ ماہی م 14ء	پہلی سہ ماہی م 15ء	
634.0	189.4	1- حکومت کا ملکی قرض
-3.0	248.0	مستقل قرضہ
		جس میں
-21.2	234.0	پی آئی بیز
611.1	-112.9	رواں قرضہ
		جس میں
-138.6	37.2	ایم آئی بیز
749.7	-216.7	ایم آر ٹی بیز
25.6	54.1	غیر فنڈ قرضہ
0.3	0.2	بیرونی کرنسی قرضے
345.5	-161.5	2- حکومت کی اسٹیٹ بینک کے پاس مائتوں میں تبدیلی
314.1	350.9	مالیاتی خسارے کی ملکی مالکاری
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

اضافہ طویل مدتی تمسکات، زیادہ تر 3 سالہ پی آئی بیز میں مرکوز رہا۔ شرح ہائے سود میں کمی کی توقع کے باعث بینک مالی سال 15ء کی پوری سہ ماہی کے دوران پی آئی بی کی نیلامیوں میں سرگرمی سے شرکت کر رہے تھے، جس سے حکومت کو مرکزی بینک کا قرضہ واپس کرنے میں مدد ملی تھی۔ اس کے نتیجے میں حکومت مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے اسٹیٹ بینک سے صفر سہ ماہی قرض گیری کا ہدف پورا کرنے میں کامیاب رہی۔

ملکیت کے لحاظ سے اگرچہ پی آئی بیز کا ایک بڑا حصہ ثانوی بازار کی تجارت کے ذریعے غیر بینک مالی اداروں کو منتقل کیا جا چکا ہے تاہم دو تہائی واجب الادا پی آئی بیز ابھی تک کمرشل بینکوں کی تحویل میں ہیں

(جدول 4.8)۔ یہ پرائمری ڈیلرز کا مینڈیٹ نہیں ہے اور ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ پی آئی بیز کو اپنی بیلنس شیٹس میں دکھانے کے بجائے انہیں غیر بینک مالی اداروں کو منتقل کر دیں۔ تاہم، مقدار کے لحاظ سے غیر بینک کی تحویل گزشتہ برس دگنی ہو چکی ہے جو یقیناً ایک خوش آئند پیش رفت ہے۔

دوسری جانب، مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قلیل مدتی قرضوں (زیادہ تر ٹی بلز) میں 112.9 ارب روپے کی کمی ہوئی۔ خصوصاً،

جدول 4.8: پی آئی بیز کی بینک و غیر بینک تحویل۔ آخری سہ ماہی کا حجم					
ارب روپے					
م 13ء		م 14ء		م 15ء	
حجم	حصہ	حجم	حصہ	حجم	حصہ
562.9	52.4	681.6	52.4	2,290.3	66.2
512.1	47.6	620.2	47.6	1,167.3	33.8
240.6	22.4	280.7	21.6	448.2	13.0
182	16.9	152.9	11.7	382.5	11.1
89.5	8.3	186.5	14.3	336.6	9.7
1,075	100.0	1,301.8	100.0	3,457.6	100.0
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

مالیاتی پالیسی و سرکاری قرضہ

جدول 4.9: ٹی بلز نیلامی کا خاکہ (صرف سابقہ پالیسیاں)				
ارب روپے				
ہدف	پیشکش	قبولیت	عرصیت	
جولائی 14ء	225.0	253.6	190.1	
اگست 14ء	225.0	163.1	180.4	
ستمبر 14ء	250.0	200.6	259.6	
اکتوبر 14ء	550.0	349.3	482.7	
نومبر 14ء	520.0	498.8	399.0	
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

جدول 4.10: پہلی سرمایہ میٹروپولیٹن کمیونٹی کے تحت وصولیاں				
ارب روپے				
م 14ء		م 15ء		
خام	خالص	خام	خالص	
9.1	1.7	10.5	3.2	ڈی ایس بی
23.5	3.7	56.6	17.1	ایس ایس بی
18.3	5.0	37.2	14.6	آر آئی بی
28.5	11.0	35.8	15.2	بی ایس بی
73.1	4.2	70.9	2.1	دیگر
152.5	25.6	211.0	52.2	کل
ماخذ: بینٹرنل ڈائریکٹوریٹ آف سٹیٹل سیونگز (سی ڈی این ایس)				

بینکوں نے سہ ماہی میں منعقد ہونے والی ٹی بل کی نیلامیوں میں 700 ارب روپے کے ہدف اور 630.1 ارب روپے کی عرصیتوں کے مقابلے میں 619.6 ارب روپے کی پیشکش کی (جدول 4.9)۔ شرح ہائے سود میں کمی کی توقعات اور ٹی بلز اور پی آئی بی کے درمیان ریکارڈ بلند میعاد پر بیمہ سے وضاحت ہوتی ہے کہ بینک ٹی بلز میں کیوں دلچسپی نہیں لے رہے تھے۔¹⁷ اس ماحول میں حکومت نے بجٹ خسارے کے ایک حصے کی مالکاری کے لیے مرکزی بینک کے پاس رکھی ہوئی اپنی امانتوں کو نکالنے کا درست فیصلہ کیا۔ تاہم، جیسا کہ جدول 4.9 میں دکھایا گیا ہے کہ بینک بظاہر نومبر 2014ء میں پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس کی کٹوتی کے بعد ٹی بلز میں سرمایہ کاری کرنے میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔

جہاں تک قومی بچت اسکیموں کے ذریعے مالکاری کا تعلق ہے تو مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں جمع کی

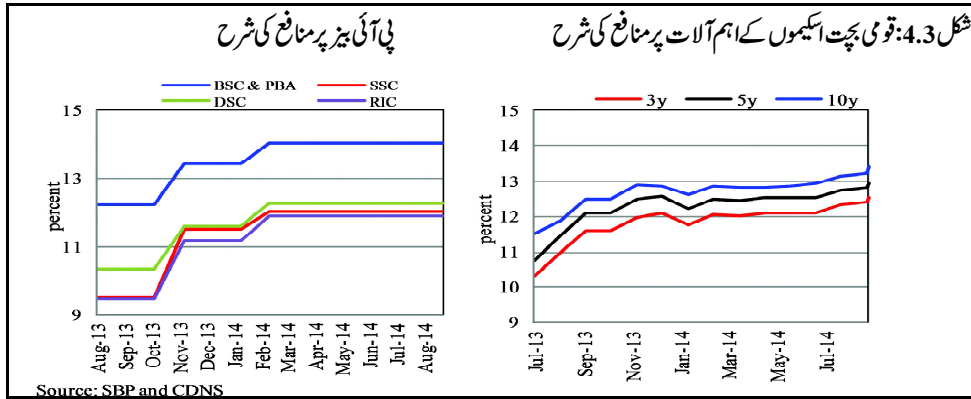
گئی خالص رقم گذشتہ برس کی اسی مدت سے گنی رہی (جدول 4.10) جس کا اہم سبب ان تمسکات پر منافع کی پرکشش شرحیں ہیں (شکل 4.3)۔¹⁸

ان آلات کے تفصیلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسٹیٹل سیونگس سٹریٹفیکیشن (ایس ایس سی) سب سے مقبول اسکیم ہے، جس میں سہ ماہی کے دوران 17.1 ارب روپے کی خالص رقم حاصل ہوئی۔ مزید برآں، ایس ایس سی اور ڈیفنس سیونگس سٹریٹفیکیشن کے معاملے میں قبل از وقت نقد کرانے پر کسی براہ راست جرمانے کی غیر موجودگی کی وجہ سے ممکن ہے کہ کچھ سرمایہ کاروں کو حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ اپنے اصل سٹریٹفیکیشن کی دوبارہ سرمایہ کاری کریں، اسی لیے خالص لحاظ سے رقم میں زیادہ اضافہ نہیں ہوا۔¹⁹

17 دیکھئے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 14ء۔

18 ڈی ایس سی، بی ایس سی اور پی بی ایس کی تین سال ہے۔ جبکہ ایس ایس سی کی تین سال ہے۔ روایتی طور پر قومی بچت اسکیموں کے نرخ اسی مدت کے پی آئی بی سے منسلک ہوتے ہیں۔

19 مثلاً، جنوری 2014ء میں قومی بچت اسکیموں کی شرح میں اضافے سے سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ جب بھی اگلے کوپن کی ادائیگی کا وقت آیا، انہوں نے اپنے سٹریٹفیکیشن کو ری پرائس کر دیا۔



جدول 4.11: پاکستان کے سرکاری قرض کا خاکہ اور واجبات			
ملین امریکی ڈالر			
تبدیلی	تبر 14ء	جون 14ء	
سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات	53,301	54,793	-1,492
حکومتی قرض	47,148	48,491	-1,343
آئی ایم ایف	2,923	3,020	-97
بیرونی واجبات	3,229	3,281	-52
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

بیرونی سرکاری قرضے اور واجبات

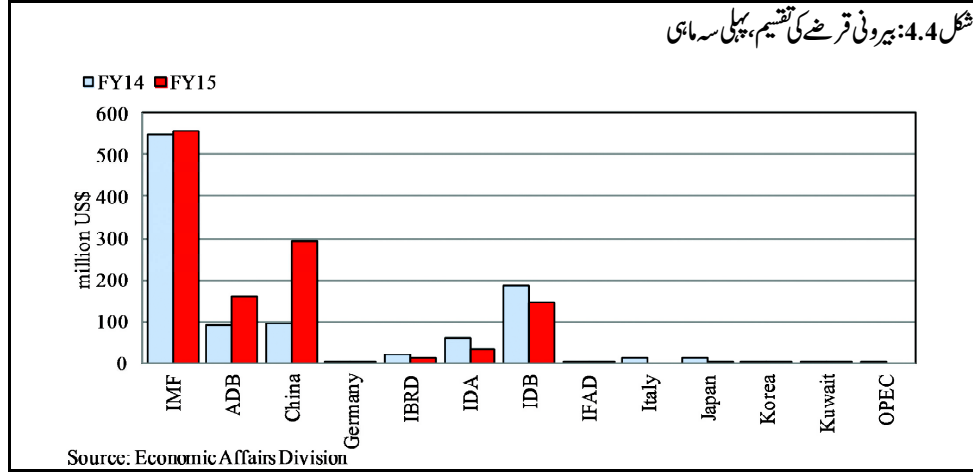
مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کے بیرونی قرضوں اور واجبات میں 1.5 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی (جدول 4.11)۔ ایسا قرضوں کی تقسیم میں اضافے اور سہ ماہی کے دوران قرض کی واپسی میں کمی کے باوجود دیکھنے میں آیا۔ درحقیقت، بیرونی قرضے میں یہ کمی مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دیگر سخت کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے کے باعث حاصل ہونے والی 1.8 ارب ڈالر کی بھاری باز قدر پائی فوائد کا نتیجہ تھا۔

تقسیم

مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بیرونی قرضوں کی تقسیم میں 16.4 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا، خاص طور پر چین اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے۔ جبکہ تقریباً دیگر تمام قرض دہندگان کی خام رقوم میں کمی واقع ہوئی (شکل 4.4)۔

(i) چین نے مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کراچی میں ایٹمی پاور پلانٹ (کے 2، کے 3) لگانے کے لیے 242.8 ملین ڈالر کی قسط ادا کی تھی۔

(ii) ایشیائی ترقیاتی بینک سے رقوم کی آمد میں سوشل پروٹیکشن ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے تحت 50 ملین ڈالر شامل ہیں، جس کے تحت بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے دائرہ کار کو بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک نے اب تک اس مقصد کے لیے 430 ملین ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔²⁰ ایشیائی ترقیاتی بینک نے 2010ء کے سیلاب کے بعد انفراسٹرکچر کی بحالی کے لیے سیلاب کے ہنگامی تعمیر نو منصوبے



جدول 4.12: سرکاری بیرونی قرض کی واپسی - پہلی سہ ماہی			
ملین امریکی ڈالر			
م 15ء میں س 14ء کے مقابلے میں تبدیلی	م 15ء	م 14ء	
-448.5	1,171.6	1,620.1	سرکاری قرضہ (+ب+ج)
-493.1	958.7	1,451.8	اصل
44.6	212.9	168.3	سود
-123.7	619.7	743.4	الف - حکومتی قرض
-157.9	438.9	596.8	اصل
34.2	180.8	146.6	سود
-340.4	533.1	873.4	ب - آئی ایم ایف
-335.1	519.8	854.9	اصل
-5.2	13.3	18.5	سود
15.6	18.9	3.3	ج - زرمبادلہ واجبات
0.0	0.0	0.0	اصل
15.6	18.9	3.3	سود
یادداشتی اجزاء:			
	9.7	14.3	قرض کی واپسی / زرمبادلہ آمدنی
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

(جس پر اپریل 2011ء میں دستخط ہوئے) پر عملدرآمد کی مد میں 43.3 ملین ڈالر بھی ادا کیے تھے۔

(iii) پاکستان کو جون 2014ء میں تیسرے جائزے کی تکمیل کے بعد جولائی 2014ء میں آئی ایم ایف سے بھی 556 ملین ڈالر موصول ہوئے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں آئی ایم ایف سے خالص رقوم کی آمد 36 ملین ڈالر رہی جو مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی میں منفی 308 ملین ڈالر کی سطح پر تھی۔

مجموعی طور پر حکومت پاکستان کو مالی سال 15ء کے دوران بیرونی قرض دہندگان سے خاصی رقوم ملنے کی توقع ہے جن میں ایشیائی ترقیاتی بینک سے 1.1 ارب ڈالر، چین سے 1.5 ارب ڈالر اور آئی ڈی اے سے 1.6 ارب ڈالر۔²¹ مزید برآں، حکومت

نے نومبر 2014ء میں عالمی منڈی میں 5 سالہ صکوک کے کامیاب اجرا سے ایک ارب ڈالر جمع کیے تھے۔ اپریل 2014ء میں جاری کردہ یورو بانڈ کی طرح ان بانڈز پر بھی زائد بولیاں دی گئیں (500 ملین ڈالر کی ابتدائی پیشکش کے مقابلے میں منڈی نے 2.3 ارب ڈالر کی پیشکش کی

تھی)۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ حکومت یورو بانڈ کے مقابلے میں شرح کو پست رکھنے میں کامیاب رہی تھی (اس 5 سالہ تسک کے لیے 6.75 فیصد، اپریل 2014ء میں اتنی ہی مدت کے 7.25 فیصد شرح پر جاری کردہ یورو بانڈ کے مقابلے میں)۔

قرضوں کی واپسی

مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی میں 448.5 ملین ڈالر کمی ہوئی (جدول 4.12)۔ جس سے پاکستان کی زرمبادلہ آمدنی (ایف ای ای) پر واپسی کا دباؤ کم ہو گیا۔ بیرونی قرضوں کی واپسی کا تناسب اور ایف ای ای مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی سے گر کر مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں 14.3 فیصد تک پہنچ گیا۔

سب سے بڑی کمی آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی میں دیکھی گئی۔ جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 14ء میں بحث کی جا چکی ہے، مالی سال 15ء کے دوران قرضوں کی واپسی میں نرمی متوقع ہے کیونکہ ملک پہلے ہی مالی سال 14ء کے دوران آئی ایم ایف کو بھاری رقوم واپس کر چکا ہے۔ خاص طور پر قرضوں کی واپسی کے فنڈز کا تخمینہ مالی سال 15ء میں 1.3 ارب ڈالر لگایا گیا ہے جو مالی سال 14ء میں 3.2 ارب ڈالر تھی۔